Open Access

Al-Irfan *(Research Journal of Islamic Studies)*

Published by: *Faculty of Islamic Studies & Shariah*
Minhaj University Lahore

ISSN: *2518-9794 (Print), 2788-4066 (Online)*

Volume 08, Issue 16, July-December2023,

Email: alirfan@mul.edu.pk

معطلاتِ عقل کی معاصر صورتوں کا تجزیاتی مطالعہ

The Contemporary forms of the Suspenders of intellect

Fatima tuz Zahra
PhD Scholar Riphah international university Islamabad
fatimamiraj.riphah@gmail.com

Dr. Muhammad Ghayas
Assistant Professor Riphah international university Islamabad

ABSTRACT

Intellect is the best gift of Allah to man, and this is the blessing due to which a man has been distinguished from other creatures. That is why Allah has emphasized in the Islamic Shari'ah for the protection and nourishment of the human intellect. The Shari'ah has prohibited all such things that can suspend and affect the intellect of man affect the understanding of man and spoil the ultimate end. For instance, following other religions, illusions and superstitions, anger, anxiety, suspicion, and self-desires are prohibited. Similarly, the excessive use of the Internet also negatively impacts the human intellect. The Internet is just like an addiction and is embedding speedily in this modern age which is directly affecting the human ability of prudence and contemplation. Reduction in wisdom causes the reduction of research skills of human beings. This article discusses those aspects that are directly or indirectly affecting human intellect and are suspending abilities and reducing the power of intellect. This research is conducted with descriptive and analytical methods.

Keywords:

Suspended Intellect. Prudence. Contemplation.

https://doi.org/10.58932/MULB0023

تمہید:

خدائے حکیم و علیم نے انسان کو اشرف المخلوقات بناکر کرۂ ارض پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اسے سوچنے سمجھنے اور عقل ودانش کی حیرت انگیز قوتوں سے نوازاتاکہ وہ خیر وشر میں تمیز کرکے اپنی زندگی کا مقصد ونصب العین طے کرکے اس دنیامیں زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ آخرت کی ابدی زندگی بھی سنوار سکے یااس زمین میں اپنی عقل وفکر کی قوتوں کو تخریبی سرگرمیوں میں لگاکر دنیامیں فساد برپا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی میں بھی خود کے لئے رسوائی کاسامان فراہم کرے۔

اسی بنیادپر حاکم مطلق ذات نے عقل وفکر کوانسان کی کامیابی وناکامی کی بنیاد قراردے کراسے یونہی نہیں چھوڑدیا بلکہ ایک حکیم ودانااور رحمت کاسرچشمہ ذات بن کرانسان کواس کے عقل کے صحیح استعمال اوراس کی حفاظت کے بارے میں مکمل رہنمائی فراہم کی اور اپنی الٰہی شریعت کی بنیاد اور مقاصد میں سے ایک مقصد عقل کی حفاظت اوراس کی نشوونما کو قراردیا۔

عقل ودانش کی حفاظت کے واسطے رب العالمین نے ان تمام امور اور چیزوں کو ممنوع قراردے دیا جو انسان کی عقل کوزائل کرکے اس کواشرف المخلوقات کے اعلیٰ مرتبے سے گراکر اسفل السافلین بلکہ اس سے بھی کم تر "جانوروں" کے درجے تک لے جاتی ہیں۔

عقل کالغوی معنی:

عقل کے معنی ہیں روکنا، بند کرنا، قید کرنا، بچانا، محفوظ کرنا۔ یہ اپنے صاحب کو اسباب ہلاکت اور گناہوں سے بچاتاہے، اتباع ہواء نفسانی سے محفوظ رکھتاہے، خفیہ برائیوں سے محفوظ رکھتاہے۔

عقل کامصدر عقل یعقل عقلا ومعقولا ہے۔

لسان العرب میں عقل کے لغوی معنی یوں بیان ہوئے ہیں: العقل :الحجر والنهىٰ وهوضد الحمق ،والجمع عقول۔ (1)

عقل روکنے اور منع کرنے کو کہتے ہیں، اس کی ضد بے وقوفی ہے اور جمع عقول ہے۔

لسان العرب میں مزید بیان ہوتا ہے:

(1)۔ابن منظور، لسان العرب المحیط (بیروت: دار لسان العرب اعداد وتصنیف، س ن)2/845۔

"ورجل عاقل وهو لجامع لامره ورايه ماخوذمن عقلت البعيراذاجمعت قوائمه-"(1)

''عاقل بندہ کام اور رائے کو جمع کرنے والا ہوتا ہے اور یہ ماخوذ ہے "اونٹ کو بٹھا کر اس کی دو اگلی ٹانگوں کو باندھ دیا گیا" سے۔''

امام عبدالرحمن کیلانی اپنی کتاب مترادفات القرآن میں عقل کی تعریف بیان کرتے ہیں:
عقل بمعنی سوجھ بوجھ والا ہونا، غلطی کا احساس کرنے کے قابل ہونا، عقل کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے نفع و نقصان کا امتیاز کرے نقصان دہ باتوں سے بچنے کی تدبیر اختیار کرے اور فائدہ مند چیزوں اور قبول حق کے لئے ہر وقت تیار رہے۔(2)

العقل: اس قوت کو کہتے ہیں جو قبول علم کے لئے تیار رہتی ہے اور وہ علم جو اس قوت کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے اسے بھی عقل کہتے ہیں۔(3)

عقل کا اصطلاحی معنی:

عقل کے اصطلاحی معانی میں اختلاف رہا ہے۔ذیل میں عقل کی چند اصطلاحی تعریفات بیان کی جاتی ہیں:
معجم الوسیط میں عقل کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"مايقابل الغزيزة التى لااختيارلهاومنه الانسان حيوان عاقل وما يكون به التفكير والاستدلال وتركيب التصورات والتصديقات ومابه يتميز الحسن من القبح والخيرمن الشر والحق من الباطل"(4)

"اس فطرت و خصلت کے مد مقابل (جس میں کوئی اختیار نہیں ہوتا) چیز عقل ہے اور اسی کی وجہ سے انسان عقل مند حیوان ہے، غور و فکر اور استدلال اسی سے ہوتا ہے، تصورات اور تصدیقات کو جوڑنا ہے (اور ان سے نتائج اخذ کرنا) پھر اچھا اور برا خیر اور شر نیز حق اور باطل میں تمیز بھی اسی سے ہوتی ہے۔"

---

(1)۔ابن منظور، لسان العرب المحیط (بیروت: دار لسان العرب اعداد و تصنیف، س ن)845/2۔

(2)۔ابن منظور، لسان العرب المحیط (بیروت: دار لسان العرب اعداد و تصنیف، س ن)845/2

(3)۔امام راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن (بیروت: دار المعرفۃ، س ن)348/2۔

(4)۔ابراہیم انیس، معجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیۃ (مصر: مکتبۃ الشروق الدولیۃ، 2004ء) ص617۔

معجم المعانی میں عقل کی تعریف کچھ اس طرح ہے:

"ادراک الاشیاء علیٰ حقیقتها ومظهره التمیز بین الخیر والشر والحق والباطل والحسن والقبح ونحو ذلک-"(1)

"عقل سے مراد اشیاء کی حقیقت کو صحیح طرح سے جاننا اور خیر وشر، حق وباطل حسن وقبح اور اس طرح کی دیگر اشیاء کے درمیان تمیز کا اظہار کرنا ہے۔"

عقل کی اہمیت:

اسلام نے عقل کا نہایت اہتمام کیا ہے جس سے اس کی منزلت اور اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور جو کتاب اللہ میں وارد ہوا ہے وہ اس کی قدر وقیمت کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہے کہ آیات کریمہ میں اس کی کتنی تاکید کی گئی ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِيۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰهُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِوَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيۡلًا-"(2)

"اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی۔"

قرآن مجید میں عقل سے متعلقہ امور جیسے تفکر، تدبر، تامل جو کہ مدح وثناء کے صیغے میں استعمال ہوئے ہیں ان کی بھی اچھی خاصی تعداد قرآن کریم میں موجود ہے، صرف عقل اور اس سے بننے والے الفاظ قریباً ستر (70) مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔

کتاب اللہ میں عقل کا تذکرہ ہمیشہ تعظیم کے ساتھ ہوا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ انسان کو مکلف (ذمہ داری اٹھانے کا اہل) ہی عقل کی درستگی کی صورت میں بنایا گیا ہے۔ احکام شرعی کا خطاب اور اس کا وجوب صرف عقلاء پر ہے جہاں یہ نعمت ساقط ہوتی ہے وہاں تکلیف اور مسئولیت بھی ساقط ہو جاتی ہے کہ یہ نعمت الٰہیہ اور سبب مسئولیت ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(1) -. https://www.almaany.com
(2). Al Quran :7/17.

"رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصغيرحتى يكبروعن المجنون حتى يعقل اويفيق-"(1)

"تین لوگوں سے قلم اٹھایا گیا ہے، سونے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے، بچے سے جب تک وہ بڑا نہ ہو جائے اور مجنون سے جب تک اس کو عقل نہ آئے۔"

قرآن کریم عقل کو صرف تعظیم کے مقام پر ہی ذکر کرتا ہے اوراس طرح متنبہ کرتا ہے کہ اس پر عمل کرنا اوراس کی طرف رجوع لازم ہے اور عقل کی طرف قرآن کریم میں کوئی وقتی یا سرسری سا اشارہ نہیں آتا بلکہ ہر جگہ بڑے ہی پختہ اور واضح الفاظ ہوتے ہیں جو تاکید پر دلالت کرتے ہیں اور یہ اشارہ جات متفرق مقامات پر آتے ہیں کبھی امر کے اسلوب میں کبھی نہی کے پیرائے میں جس میں مومن کو ترغیب دی جاتی ہے کہ عقل کے فیصلہ کو ماننے یا پھر اس کو ملامت کی جاتی ہے کہ اس نے عقل کا استعمال کیوں نہیں کیا؟۔

خصوصیات عقل:

بنی نوع انسان عقل و سوچ کی مالک ہے اور یہ عقل کی بدولت حاصل کرنے والی معلومات کے درمیان ایک ربط قائم کرسکتا ہے۔ انسانی دماغ اور ذہن کو متاثر کرنے والا نظریہ اسلام کائنات کی ساری مخلوقات میں سے صرف اور صرف انسان سے تعلق رکھتا ہے، اسی وجہ سے شریعت کے احکام اس ذہن و عقل کے مالک اور غور وفکر کرسکنے والی اور سوچ سمجھ کے بعد اپنے مدعا کو زیر لب لاسکنے والے بنی نوع انسان پر ہی اتارے گئے ہیں، بالفاظ دیگر دین اوراحکام شرعیہ کا تعلق صرف اور صرف انسانوں سے ہے کیونکہ یہ دین کے متعلق معلومات سے آگہی حاصل کرتے ہوئے ان پر غور وفکر کرتا ہے، سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جس کے بعد اسے قبول کرلیتا ہے یا پھر رد کردیتا ہے، بہرحال انسان اسی عقل کی بناء پر سوچ وبچار کرنے والی اپنی سمجھ کو الفاظ کا جامہ پہنانے والی ایک باشعور مخلوق کی حیثیت سے احکام شرعیہ کا پابند ومکلف ہے۔

عقل وجہ امتیاز:

جوہر، جسم، احساس اور متحرک بالارادہ جیسے اوصاف میں انسان دوسرے حیوانات کے ساتھ شریک ہے، مگر "عقل "ایک ایسا وصف ہے جو انسان کو حیوانات سے ممتاز کردیتا ہے یہی اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کے ذریعے انسان کو اشیاء کو دیکھنے سمجھنے اوران کی حکمت کی تہہ تک پہنچنے کی توفیق دی جاتی ہے، نیز عقل ہی سے امور میں فیصلہ کرنے کی طاقت ملتی ہے اوراسی کے بل بوتے پر نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

(1)ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن، کتاب الحدود، باب فی المجنون یسرق اویصیب حداً(کراچی: مکتبہ انعامیہ، 1998ء)4/263

اگر اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل نہ دی ہوتی تو انسان بھی دیگر حیوانات کے طرز کا ایک حیوان ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے عقل دے کر ممتاز کر دیا۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ-"(1)

"اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی ہے، اور انہیں خشکی اور سمندر دونوں میں سواریاں مہیا کی ہیں۔"

عقل ہی محل ہدایت وضلالت اور تمیز بین الخیر والشر ہے۔کائنات میں عقل کی حکمرانی ہے اور انسان صاحب عقل و خرد ہونے کی وجہ سے جمادات، نباتات اور اپنے ماسوا تمام حیوانات کی نمائندگی کرتا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ-"(2)

"بیشک یقیناہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔"

اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کو خوب صورت انداز میں پیدا کیا گیا اس جیسی جسمانی خوب صورتی کسی بھی مخلوق کو عطا نہیں کی گئی، لیکن یہاں صرف جسمانی خوب صورتی مراد نہیں ہے بلکہ ان ایات میں زیادہ اہمیت روحانی خوب صورتی کو دی گئی ہے کہ انسان اپنے اعمال، اخلاق کو ٹھیک اور تمام معاملات کو مبنی بر شریعت رکھے۔جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

"ان اللہ لاینظر الیٰ صورکم واجسامکم ولکن ینظرالیٰ قلوبکم واعمالکم -"(3)

پس انسان جسمانی اعتبار سے بھی نہایت مکمل اور پیچیدہ نظام رکھتا ہے اور عقلی اعتبار سے بھی یہ تمام مخلوقات سے اعلیٰ وارفع ہے اور روحانی کمالات کے اعتبار سے بھی یہ بہت ممتاز اور باکمال ہے۔انسان کی زیادہ اہمیت روحانی اعتبار سے ہے کیونکہ انسان اگر روحانی پہلو سے راہ فطرت کو چھوڑ کر غلط راستوں پر چل پڑے اور ایمان کی بجائے کفر کو اختیار کرے تو یہ اسفل سافلین بن جاتا ہے۔یہاں نیچی سطح تک گرنے سے مراد روحانی اعتبار سے گرنا ہے نہ کہ جسمانی اعتبار سے کیونکہ انسان ان خصوصیات کی بنا پر اس قابل ہے کہ ملائکہ مقربین سے بھی اونچے مقام تک چلا جائے، قصۂ معراج اس بات پر

---

(1)- Al quran 71/17
(2)-Al quran :95/5

(3)۔مسلم، جامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ واحتقارہ، 240/2۔

دلیل ہے کہ ایک مقام تک جبریلؑ گئے اور پھر رک گئے اور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اس مقام سے آگے چلے گئے بہت زیادہ بلندیوں اور رفعتوں تک پہنچ گئے۔

عقل اساس تکلیف:

شریعت اسلامیہ کا قیام عقل پر موقوف ہے کیونکہ عقل ہی اساس تکلیف ہے،انسان کا خلیفۃ اللہ ہونا انسان کے لئے تسخیر کائنات کی نوید،عبادات کی تکلیف،یہ تمام امور وجودِ عقل ہی کے مرہون منت ہیں، جملہ منافع کا حصول اور نقصانات کی تلافی شریعتِ اسلامیہ کی وجہ سے ہے۔

اسلامی قانون میں تکلیف شرعی کا معیار "عقل" کو قرار دیا گیا ہے یعنی شریعت جن احکام پر وجوب و حرمت کا حکم لگاتی ہے اس کا تقاضا صرف اس فرد سے کیا جائے گا جو کہ عقل و فہم کی نعمت سے بہرہ ور ہو کیونکہ احکام شریعت دراصل خطاب خداوندی ہیں جن کا مخاطب کسی عقل سے عاری شخص کو نہیں قرار دیا جا سکتا۔

استخلاف فی الارض:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ-اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا-"(1)

"ہم نے اس امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو وہ اسے اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوئے اور اس سے ڈر گئے مگر انسان نے اسے اٹھالیا، بے شک وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔"(2)

اس جگہ امانت سے مراد "خلافت" ہے جو قرآن کریم کی تعلیمات کی رو سے انسان کو عطا کی گئی، دراصل یہ ذمہ داری کا وہ بار گراں ہے جو تمام مخلوقات میں اس مشت خاکی کو عطا کیا گیا بلکہ انسان نے یہ اختیارات سنبھالنے پر خود آمادگی ظاہر کی جبکہ آسمان و زمین اپنی ساری عظمت کے باوجود اور پہاڑ جیسی زبردست قامت مخلوق اس کے اٹھانے کی طاقت اور ہمت نہ رکھتے مگر یہ انسان ضعیف البیان نے یہ بوجھ اٹھالیا اور اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ انسان کو سمجھ بوجھ عطا کی گئی اور عقل جیسی نعمتِ عظمیٰ انسان کو عنایت کی گئی جس کی بنا پر وہ اس بار گراں کا متحمل ٹھہرا ہے۔(3)

---

(1)القرآن:72/33

(2)مودودی، تفہیم القرآن،135/4۔

(3). مودودی، تفہیم القرآن،256/4

اہل علم لکھتے ہیں کہ شائد امانت سے عقل یا تکلیفِ شرعی مراد ہے۔ عقل، قوت عضبیہ وشہوانیہ کی نگران ہے ،دونوں کو حدود شرعیہ سے آگے بڑھنے اور تجاوز کرنے سے روکتی ہے اور چونکہ شرعی احکام کا مقصد ہی عضبیہ اور شہوانیہ قوتوں کو اعتدال پر لانا۔

عقل کی بنا پر ارادہ، ادراک واختیار کا دیا جانا:

اس آیت کی تفسیر میں سید قطب فی ظلال القرآن میں لکھتے ہیں:

یہ امانت سے مراد ذاتی ارادے اور اختیار سے اپنے فرائض کو سرانجام دینا اور اپنے اعمال وافعال کا ذمہ دار ہونا ہے ،انسان جو اللہ کو اپنے شعور اور اپنے ادراک سے جانتا ہے اپنے تدبر اور اپنی بصیرت سے ناموس قدرت کو معلوم کرتا ہے اور اپنی سعی وجہد سے اس ناموس کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے وہ اپنے ارادے سے اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور بالارادہ ذمہ داریاں اٹھاتا ہے اپنے خیالات اور خواہشات پر قابو پاتا ہے اپنی زندگی کے ہر قدم پر وہ متحرک بالارادہ ہے اپنی راہ کا ادراک لکھتا ہے۔اس وجہ سے یہ عظیم امانت انسان نے اٹھائی۔(1)

حقیقت یہ ہے کہ ارادہ،ادراک اور اختیار اور ذمہ داری اٹھانا ہی انسان کی امتیازی خصوصیات ہیں اور انہی کی وجہ سے انسان ان مخلوقات کے اندر ممتاز مقام رکھتا ہے۔اور یہی کرامت وشرف ہے جس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے عالم بالا میں کیا تھا اور فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اس انسان کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔

امام جرجانی فرماتے ہیں:

امانت سے مراد عہد ومیثاق ہے اور اسی وجہ سے آسمان وزمین اور پہاڑوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کیا کہ وہ عقل سے خالی تھے جس کے ذریعے وہ افہام وتفہیم سے کام لیتے اور انسان نے اس ذمہ داری کا بار عقل ہی کی وجہ سے اٹھایا۔(2)

معطلات عقل:

شریعت اسلامی اور اس کی ہمہ گیریت ہر زمان ومکان کے لئے قابل عمل صلاحیت کی وجہ سے ممتاز ہے اور اس لئے بھی کہ یہ دنیا وآخرت میں انسان کی حقیقی کامیابی کو یقینی بناتی ہے اس لئے بھی کہ یہ شریعت منجانب اللہ ہے جو کہ انسان کا خالق ہے اور وہی جانتا ہے کہ انسان کی دنیوی واخروی فلاح کے لئے کیا بہتر ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

(1)سید قطب،فی ظلال القرآن،423/5۔

(2)امام رشید رضا، تفسیر المنار (بیروت: دار الفکر، س ن)، ج9ص398۔

"اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَاللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ-"(1)

"کیاوہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیااور وہ باریک بین اور باخبر ہے۔"

عقل کی کچھ آفات ہیں جوکہ اس کے عمل وکارکردگی کو معطل کرتی ہیں اوراس پر بساوقات پردہ ڈال دیتی ہے اوراللہ تعالیٰ نے جوارشادات وفرامین انسان کو فرمائے ہیں اس کو سمجھنے میں مانع ہو جاتی ہیں۔احکام شرعیہ کی سوجھ بوجھ سے انسان کوروکے رکھتی ہیں۔جنہیں معطلاتِ عقل کہاجاتا ہے۔

1۔اوہام وخرافات:

اسلام میں اوہام وخرافات کو حرام قرار دیا گیاہے کہ یہ احترام عقل کے لئے لازم ہے۔اسلام نے جن وشیاطین کے متعلق تمام خرافات کارد کیاہے اور یہ واضح کردیاہے کہ علم غیب صرف ذات باری تعالیٰ تک محدود ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"وَ عِنْدَہ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِوَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُھَا-" (2)

"اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ان کو صرف وہی جانتاہے اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے وہ سب جانتاہے اور کوئی پتہ نہیں گرتااور نہ ہی زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ہے مگروہ ان سب کو جانتاہے۔"

اسلام نے علم غیب کی ٹوہ لگانے اور غرافت وکہانت کو ہر صورت میں منع فرمایاہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

" عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَة-"(3)

"جو شخص کسی غیب کی خبریں سنانے والے کے پاس آئے اوراس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے توچالیس راتوں تک اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی۔"

---

(1)القرآن:14/67

(2)القرآن:14/67

(3)مسلم، صحیح مسلم، کتاب تحریم الکہانۃ والاتیان الکہان، رقم الحدیث2230۔

2۔باپ دادا کی اندھی تقلید:

جو لوگ اپنی سوچ وفکر سے کام لینے کی بجائے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کی بجائے ان خیالات و نظریات کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے باپ دادا کی بغیر کسی دلیل و برہان کے من گھڑت تاویل ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ-"(1)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس پر چلو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے، کیا(تب بھی) اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو۔

یعنی جن گمراہیوں میں ان کے باپ دادا پڑے رہے یہ بھی اپنی عقل و فہم سے کام کر ان سے بچنے کی بجائے ان کی اندھی تقلید کرتے ہیں جو کہ ان کے لئے دنیوی واخروی گھاٹے کا سبب ہے۔قرآن کریم نے ایسے مواقع پر عقل کو استعمال نہ کرنے والوں کو حیوان سے تشبیہ دی ہے۔ارشاد ہے:

"وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ-" (2)

اور ہم نے دوزخ کے لیے بہت سے جن اور آدمی پیدا کیے ہیں، ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں، اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں، اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں، وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی گمراہی میں زیادہ ہیں، یہی لوگ غافل ہیں''۔

لہذا قرآن کریم نے متعدد مقامات پر باپ دادا کی اندھی تقلید کا رد کیا ہے:

"وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ-"(3)

---

(1) .القرآن:31/21

(2) .القرآن:179/7

(3).القرآن:170/2

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے، کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ ہدایت پاتے ہوں۔"

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

"اِتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ-"(1)

"انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے۔"(2)

اسلام انسان پر ایسے کسی امر کا تسلط قبول نہیں کرتا جو اس کی عقل و نظر و تفکر پر حاوی ہو جائے اسی وجہ سے عقائد میں اندھی تقلید کے ابطال پر علماء کا اجماع ہے جیسا کہ قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"اجمعت الامة علیٰ ابطال التقلید فی العقائد -"(3)

"عقائد میں تقلید کے ابطال پر امت کی اجماع ہے-"

3۔ غضب و غصہ:

غصہ انسانی عقل کو محجوب کر دیتا ہے یعنی اس پر پردہ ڈال دیتا ہے اور غور و فکر سے اس کو دوسری جانب پھیر دیتا ہے۔ اس لئے عقل کی حفاظت کی خاطر غصہ سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ لیس الشدیدبالصرعة انماالشدید الذی یملک نفسه عندالغضب -"(4)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت خود پہ قابو رکھے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

---

(1)۔القرآن:31/9

(2)مودودی، تفہیم القرآن،140/2۔

(3)قرطبیؒ،الجامع احکام القرآن،ج2ص212۔

(4)۔بخاری،الجامع الصحیح،کتاب الاداب،6114۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي، قَالَ:لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ :لَا تَغْضَبْ-"(1)

"ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے آپ کوئی نصیحت فرمادیجئیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کر۔انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کر۔"

4۔بدگمانی(ظن مذموم):

قرآن کریم نے بدگمانی سے بچنے کی بھی سختی سے تاکید کی ہے اور یقین واتقان کی تلقین کی ہے۔ارشاد ہے:

"وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا-"(2)

"حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بیشک وہم (وگمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔"

اللہ تعالیٰ نے بدگمانی سے اس وجہ سے بھی بچنے کی تلقین کی ہے کہ یہ علم وتحقیق کے منافی ہے۔اور یہ عقل کو متاثر کرتے ہوئے شک وتردد اور باطل توہمات میں مبتلا کردیتی ہے۔عقل سے حقیقت کو پوشیدہ کرکے یقین کی کیفیت چھین لیتی ہے اور گمراہی کی راہ پر روانہ کردیتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ-"(3)

"یہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف اندازے لگارہے ہیں۔"

5۔خواہشات نفس کی پیروی:

قرآن واحادیث نبویہ میں اتباع نفس کی بھی شدید مذمت کی گئی ہے اور ہر معاملے میں شریعت الٰہی کے احکام کو مدنظر رکھنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا۔ارشاد ہے:

(1).بخاری،الجامع الصحیح،کتاب الاداب،6116۔

(2)القرآن:28/53

(3)۔القرآن:16/6

"یَادَاوُودُإِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ-" (1)

''اے داؤد ہم نے تجھے زمین پر خلیفہ بنایا ہے پس تو لوگوں کے درمیان فیصلہ کر اور اپنے خواہشات کی پیروی نہ کر کہ یہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکادیں گی''۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِهُدًى مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَايَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ-" (2)

"پھر اگر تمہارا کہنا نہ مانیں تو جان لو کہ وہ صرف اپنی خواہشوں کے تابع ہیں، اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت چھوڑ کر اپنی خواہشوں پر چلتا ہو، بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔"

نبی کریم ﷺ نے بھی خواہشات نفس سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی ہے اور یہ دعا سکھائی ہے:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ-" (3)

"اے اللہ! میں تجھ سے بری عادتوں، برے کاموں اور بری خواہشوں سے پناہ مانگتا ہوں۔"

خواہشات نفسانی انسان کو علم، ہدایت اور حق سے روکتی ہیں اس لئے عقل مند انسان پر لازم ہے کہ وہ ہوائے نفسانی سبب اپنی عقل کو معطل نہ کرلے۔ تفسیر سعدی اس کی تفسیر میں گویا ہے:

"والعلم والعقل يدعوان صاحبهما الى الخير وينهانه عن الشروان الجهل يدعو صاحبه الیٰ موافقة هوى النفس-"(4)

"علم اور عقل اپنے صاحب کو خیر کی طرف بلاتے ہیں اور شر سے منع کرتے ہیں اور جہل اپنے صاحب کو خواہشاتِ نفس کی موافقت کی طرف بلاتا ہے۔"

---

(1)۔القرآن:26/38

(2)۔القرآن:50/28

(3)۔ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب الدعا، رقم الحدیث 3591، باب دعاء ام سلمہ 575/5۔

(4)عبد الرحمن السعدی، تفسیر سعدی، 409/1۔

انٹرنیٹ جدید قسم کا نشہ:

گزشتہ کئی سالوں سے دنیا نے ایک حیران کن علمی انقلاب دیکھا ہے جس میں معلومات کی چھان پھٹک ہے اور تقریبا ہر علمی وغیر علمی ادارہ ان معلومات کے علم سے جڑا ہے حتی کہ انفرادی طور پر بھی،اور بہت کم ایسے انسان پاتے ہیں جو اس عظیم علمی ترقی سے دور ہوں۔اور اس علمی و ٹیکنالوجیکل ترقی نے دنیا میں ہر قسم کی تبدیلیاں پیدا کی ہیں جس میں سب سے نمایاں زندگی کے تمام گوشوں میں انٹرنیت کا استعمال ہے خصوصا تجارت اور مارکیٹوں میں کیوں کہ بین الاقوامی کمپنیاں اپنے ملٹی نیشنل کاروبار میں اس کا واضح استعمال کرتی ہیں اور اس کے استعمال سے کئی فوائد اٹھاتی ہیں جیسا کہ تجارتی معلومات محفوظ رکھنا اور آمد و خرچ کا اور دیگر مالی امور کی نگرانی کرنا۔ یقینا گزشتہ چند سالوں میں انٹرنیٹ نے اتنی اہمیت حاصل کرلی ہے کہ اب اس سے بے پرواہی اور بچنا ممکن نہیں رہا۔اور نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ انٹرنیٹ مکمل خیر ہے یا شر کامل۔لہذا دیگر امور کی طرح اس میں بھی خیر وشر کا پہلو موجود ہے کیونکہ یہ دودھاری تلوار ہے اور اس کے خیر وشر کا حکم اس کے استعمال کے بعد ہی لگایا جاسکتا ہے۔درآں حالیکہ انٹرنیٹ تعلیم و تعلم اور معلومات تک رسائی کے اہم ترین ذرائع میں سے ایک بن چکا ہے۔

معلومات کی دنیا میں انٹرنیٹ ایک عظیم انقلاب ہے اور ایمان واخلاق و عقل کے امتحان کا ایک وسیع میدان ہے جہاں خیر کے دروازے بھی کھلے ہیں اور شر بھی اپنے تمام تر وسائل اور طریقوں کے ساتھ موجود ہے۔اور یہ امکان موجود ہے کہ انٹرنیٹ استعمال کرنے والا اپنی آنکھوں سے جہاں چاہے گھومے اور ہاتھ سے جو افکار والفاظ لکھے لکھ سکتا ہے کہ وہاں اس پر کوئی چوکیدار نہیں،نہ ڈرانے والا اور کسی حد پر روکنے والا۔

لہذا کوئی خوف خدا رکھنے والا،آخرت کا حساب رکھنے والا اور رب کی نگرانی کا خیال رکھنے والا کامیاب اور محفوظ ہوتا ہے اور اگر وہ اپنے نفس کو بغیر نگران کے چھوڑدے اور رب کے ڈر کو ایک جانب رکھ دے اور ایمان کا حفاظتی حصار گم کر بیٹھے تو وہ اس گھٹیا عمل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔اور نفس کو میلا کر کے دنیا اور آخرت میں خسارہ پاتا ہے۔

انٹرنیٹ کے عقل پر منفی اثرات:

عقل ہر دیکھنے،سننے اور پڑھنے والی چیز سے متاثر ہوتی ہے اور انٹرنیٹ ان تینوں امور پر محیط ہے اور یہ عملی زندگی میں ثابت ہو چکا ہے کہ جو بھی انٹرنیٹ استعمال کرتا ہے وہ اپنی عقل کو منفی اور نقصان دہ کر دیتا ہے جن میں بعض افراد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔نشہ آور اشیاء کے صارف کی عقل کی بربادی۔

نشہ آور اشیاء اسے انٹرنیٹ کے ذریعے ملتی ہیں (جس میں رقم کی ادائیگی اور نشہ کی وصولی کا معاملہ عموماانٹرنیٹ کے ذریعے انجام پاتا ہے جو کہ اکثر کریڈٹ کارڈ کے ذریعے ہوتا ہے اور جس میں اکثر نشہ آور اشیاء کا مواد بھی مضراشیاء سے وصول کیا جاتا ہے،اس کی ترسیل بھی انٹرنیشنل ڈاک کے ذریعے کی جاتی ہے جو کہ بہت جلدی مواد مہیا کردیتا ہے۔[1]

2۔جدید قسم کا نشہ:

انٹرنیٹ ایک جدید قسم کے نشہ کی ترویج کا سبب بھی بن رہا ہے جو کہ روایتی نشوں سے مختلف ہے اور اس نشہ کو الیکٹرانک نشہ سمجھا اور بولا جاتا ہے۔ جس میں سماعت کے لئے MP 3 قسم کی صوتی فائلز ہوتی ہیں جنہیں سننے والا Down load کرکے اس ویب گاہ پر درج ان کے طریقہ استعمال کے مطابق سننے لگتا ہے جبکہ وہ آنکھیں موندھے آرام کی حالت میں پڑا رہتا ہے۔سننے کی یہ کیفیت 15 تا 45 منٹ ہوتی ہے جس میں سننے والا اس نشہ کے زیر اثر مطلوبہ اٹھان اپنی طبیعت میں محسوس کرتا ہے،یہ تجربہ اسے مطلوبہ خوشی، سکون اور نشاط مہیا کرتا ہے۔یہ نشہ اپنے ساتھ درج ذیل امور بھی شامل کرتا ہے جس میں بعض وقتی خوراکیں جو اضطراب سے چھٹکارا دلائیں اور ذہنی طور پر چاق وچوبند بنائیں اور ذہن واعصاب کو سکون فراہم کرے۔یا ایسی خوراک جو کہ جنسی طاقت وسرگرمی بڑھائیں جن کے استعمال بالآخر نشہ کرنے والے شخص کو ایسی کیفیت میں لاکر چھوڑدیتا ہے جہاں وہ جسمانی اور عقلی ونفسیاتی توازن سب کھوبیٹھتا ہے اور ہسٹریا اور غیر فطری کاموں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(2)

3۔غیر مفید وقت گزاری:

انٹرنیٹ پر غیر مفید وقت گزاری عقل کے سوتے خشک کردیتی ہے جو کہ بعض صارفین کی شخصیت میں بیماریوں کی صورت میں نمایاں اور ظاہر ہوتی ہیں، خصوصا وہ صارفین جو انٹرنیٹ پر زیادہ وقت اباحیت اور جنس پر مبنی فلمیں دیکھتے ہیں یا مار دھاڑ اور جنگ وجدل پر مبنی فلموں کا دیکھنا بھی عقل کو ماؤف کردیتا ہے اور عقل کی قوت تفکیر پر سستی اور بے کاری مسلط کردیتا ہے۔(3)

---

(1) محمد امین الروحی، جرائم الکمپیوتروالانترنیت(الاسکندریہ: دارالمطبوعات الجامیہ،ء2003ء)،129۔

(2) . http://trtr388.blogspot.com/2011/01/digital-drugs.html

(3) عبدالرحمن بن عبداللہ المطرودی، الانترنیت وتربیۃ الاولاد، مجلۃ البیان، شمارہ 172،2002، ص:40۔

4۔ذہنی، علمی وفکری پیداوار پر دست درازی کرنا:

جیسا کہ مولفین کتب کے حقوق اورانفرادی ملکیت کے حقوق پر دست درازی کرتے ہیں جن کی مثالیں درج ذیل ہیں

- مصنف کی کتب کو بغیر اجازت نشر کرنا۔
- مصنف کا حصول مال کا حق سلب کرنا۔
- مصنف کی کتب میں تحریف اور ذاتی آراء شامل کرنا یا دوسری زبان میں اسے بغیر اجازت مصنف کے ترجمہ کرنا۔
- یہ تمام حقوق مصنف پر دست درازیاں ہیں اور یہ انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے استعمال سے ہی انجام پاتی ہیں۔(1)

5۔باطل عقائد، مضر افکار اور خبیث دعوت کی ترویج:

جبکہ بدعت ، خرافات اور گمراہ فرقوں کی لاتعداد ویب گاہوں کی موجودگی کے ساتھ ایسی ویب سائٹس جو کہ عقیدہ اسلام میں تشکیک پھیلاتے اور اسلام کی بے عزتی وبدنامی کرتے ہیں، شدت پسندی، تعصب اور انتہا پسندوں کی ویب سائٹس جو کہ بالآخر اسلام کی صورت میں شک پیدا کر کے شریعت سے بے زاری پھیلا کر اسلام کو موجودہ علمی ترقی کا ساتھ دینے اور اس کے چلنے کی صلاحیت سے عاری کرتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ الحادی فکر اور دیگر اسلام دشمن افکار اختیار کرتے ہیں مثلاً سیکولرزم اور سوشلزم وغیرہ۔

6۔معاشرے سے کٹ جانا:

انٹرنیٹ کے عادی شخص کو معاشرے سے کاٹ ڈالنا اور اس کی قوتوں اور طاقتوں کو غیر مفید کاموں میں ضائع کرنا، اس کے اوقات طویلہ کو بلا ہدف ضائع کرنا اور اسے امید سے دور کر کے بہترین مستقبل سے محروم کر دینا۔ بند کمروں میں وقت کا استعمال اسے اس کیفیت میں لے جاتا ہے جو کہ کسی نشئی کی ہوتی ہے جس سے خود کو بچانا ناممکن ہو جاتا ہے اور بندہ گھنٹوں اس مشین کے سامنے بیٹھا رہتا ہے اور ساتھ ساتھ شر کے سارے دروازے کھول کر اس شخص کو ایسے شریر اور مضر افکار کی طرف لے جاتا ہے جو کہ انسان کو جرائم پر عامل اور منکرات کو پھیلانے پر لگا دیتا ہے۔

ان امور سے عقل کی حفاظت کے وسائل:

ان مضر امور واثرات اور عقل کی حفاظت کے واسطے درج ذیل امور پر عمل درآمد کرنا چاہیئے۔

---

(1)الروحی، جرائم الکمبیوتر والانترنیت:76۔

1۔شیطان کے راستے پر چلنے سے بچنا:

عاقل کو شیطان کی چال سے چوکنا رہنا چاہئے کیونکہ وہ ایسا دشمن ہے جس کی ساری کوشش بندہ مومن کی گمراہی پر صرف ہوتی ہے۔

"وَلَاتَتَّبِعُوْاخُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اِنَّه لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ-" (1)

''اور پیروی مت کرو شیطان کے قدموں کی بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

یعنی وہ تمام طریقے وراستے جو گناہ ہیں بشمول کفر، فسق اور ظلم کے، پس عقل مند کبھی اپنے دشمن پر بھروسہ نہیں رکھتا اور نہ خود کو فتنہ میں ڈالتاہے اور نہ اپنے نفس پر مطمئن ہو جاتا ہے چاہے کتنا ہی عقل، علم ودین کے معاملے میں ترقی کر جائے۔

2۔خاندان کی ذمہ داری ادا کرنا:

جس میں بچوں کو خیر کی طرف مائل کرنا اور ٹھیک ایمانی تربیت کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں انٹرنیٹ کے استعمال کے حوالے سے متنبہ کرنا،اس کے فوائد سمیت اس کے نقصانات سے بھی آگاہ رکھنا اور کمپیوٹر کو گھر میں ہمیشہ کھلی جگہ پر رکھنا۔

3۔دینی ومذہبی فضابنانا:

معاشرتی اکائیوں کے ذریعے انفرادی،اجتماعی اور خاندانی سطح پر دینی ومذہبی مزاج وفضاپیدا کرنا اور عقل مند کو چاہئے کہ نتائج پر نظر رکھے،خود پر جبر کرے اور تقویٰ کے ذریعے خود پر قابو رکھنے۔

4۔آگہی پھیلانا:

مختلف ویب سائٹس پر انتباہی مواد دینا اور ایمانی ماحول میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ کے عقل پر مضر اثرات کے حوالے سے آگاہی پھیلانا اور صارفین کے لئے قواعد وضوابط لاگو کرنا۔نوجوانوں کو انٹرنیٹ کے مثالی اور محفوظ استعمال کی تعلیم دینا۔

---

(1)۔القرآن:162/2

5۔ویب سائٹس پہ نظر رکھنا:

عام اسلامی ویب سائٹس اور خصوصا نظریاتی ویب گاہوں کی حفاظت و مدد کرنا، ہر اس حملے کے خلاف جو ان کو ضائع کرنا چاہے اوران پر موجود معلومات پر نگاہ رکھنا۔

6۔متبادل فراہم کرنا:

مناسب متبادل ویب سائٹس فراہم کرنا جو عقل کو ترقی دے اور ایسے تعلیمی پروگرامات لانا جو عقل کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اس کو خیر کی جانب موڑ سکیں،اس ربانی راستے کی طرف جس کا رب نے حکم دیا کہ میری نشانیوں پر نگاہِ فکر سے کائنات میں غور کریں جو کہ قرآن کریم میں بیان کردہ ہیں۔ یہ سب دراصل ایک مکمل پروگرام کا متقاضی ہے جو نظام وقوانین کے دائرہ عمل میں عقلاء و مفکرین حضرات کی زیر نگرانی تیار ہو۔

7۔تصدیق کر کے مواد پھیلانا:

ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ جو بھی انٹرنیٹ پر کہے یا سنے یا نقل کرے اس کے بارے میں پہلے اطمینان حاصل کرے اوراس طرح عقل کواس کا مقام بتائے،انٹرنیٹ پر طرح طرح کی لکھائی موجود ہے کیاعالم اور کیا جاہل سب لکھ رہے ہیں لہذا عقل مند انسان کو عقل مند رہنا چاہئے اور لکھنے یا نقل سے قبل اطمینان کرلے کیونکہ کتنے ہی لوگ ہیں جن کو عقل گمراہ کردیتی ہے اوروہ سمجھتے ہیں جیسے وہ حق ہیں اوران سے باطل وغلطی کا صدور نا ممکن ہے۔

"وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِه وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَه مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُه لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ اِلَّا قَلِيْلًا-" (1)

"اور جب ان کے پاس امن یاڈر کی کوئی خبر پہنچتی ہے تواسے مشہور کردیتے ہیں،اوراگراسے رسول اوراپنی جماعت کے ذمہ داراصحاب تک پہنچاتے تووہ اس کی تحقیق کرتے جوان میں تحقیق کرنے والے ہیں،اوراگرتم پر اللہ کا فضل اوراس کی مہربانی نہ ہوتی توالبتہ تم شیطان کے پیچھے چل پڑتے سوائے چند لوگوں کے۔"(2)

---

(1)القرآن:183/5

(2).مودودی، تفہیم القرآن،377/1۔

یہ اللہ کی طرف سے انسان کے غیر مناسب افعال پر تادیب ہے اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ کوئی معاملہ درپیش ہو جو کہ مصالح عامہ، امن سے متعلق ہو مومنین کی خوشی و غم یا مصیبت کے متعلق ہو تو چاہئے کہ اطمینان کریں اور خبر کے پھیلانے میں جلدی نہ کریں بلکہ پہلے اسے رسول اللہ ﷺ، حکمرانوں اور اہل علم ورائے اور اہل عقل کے علم میں لائیں ،اگروہ سمجھیں کہ اس کے پھیلانے میں مسلمانوں کا فائدہ ہے یا خوشی ہے یا دشمن کے خلاف بیداری ہے تو پھیلادیں اور اگروہ سمجھیں کہ فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہے تو خبر کو پھیلانے سے روک دیا جائے۔"(1)

رسول اللہ ﷺ کا حتمی حکم اس شخص کے بارے میں جو ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے کہ:

"كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ماسمع "(2)

"کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کرے۔"

یہ حدیث جلدی/عجلت میں پھیلانے والی خبروں سے منع کرتی ہے اور پہلے اس پر یقین کرنے کا کہتی ہے اور یہ کہ اہل عقل پہلے غور کریں کہ اگر اس میں فائدہ نہیں ہے تو نہ پھیلائیں۔

خلاصۂ کلام:

عقل انسان کو اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ عظیم نعمت ہے جس کی بناء پر انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا ہے تاکہ وہ عقل و فہم کے ذریعے اپنی دنیوی اور اخروی فلاح کا اہتمام کر سکے۔

- شریعت اسلامی نے عقل کی حفاظت کو لازم قرار دیا ہے، قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں کئی مقامات پر اس کی تاکید کی گئی ہے۔اور اس کی افزائش وارتقاء کی ترغیب دلائی گئی ہے، عقل ہی کی بنیاد پر انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔
- عقل ہی کی بناء پر انسان شریعت اسلامیہ کا مکلف ہے اور جہاں یہ نعمت ساقط ہوتی ہے وہاں انسان کی تکلیف بھی ساقط ہو جاتی ہے۔
- عقل کی حفاظت کے لئے تمام ایسے امور کی ممانعت کی گئی ہے جو اس کو معطل یا مجوب کرتے ہوں اور دماغ کی کارکردگی کو متاثر کر کے انسان کی سوچ و فکر میں بگاڑ کا سبب بنتے ہوں۔

(1)عبدالرحمن السعدی، تفسیر سعدی 190/1۔

(2)مسلم، صحیح مسلم، کتاب الاخبار عن رسول اللہ، باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع،10/1۔

- عقل کو معطل کرنے والا ایک جدید قسم کا نشہ انٹرنیٹ ہے جو کہ ذہنی و علمی فکری پیداوار پر منفی اثرات مرتب کررہاہے اور تحقیقی طرز فکر و تعلیم کے فقدان کا سبب ہے۔
- انٹرنیٹ کے منفی اثرات سے عقل و دماغ کو بچانے کے لئے لازم ہے کہ دینی مذہبی مضامین کتب، کتب بینی کی ترغیب دلائی جائے اور اسلامی اقدار و روایات کا پاس رکھتے ہوئے ویب گاہوں پر اپنے ایمان و اخلاق کی حفاظت کی کوشش کی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆